سیر دریا، مرزا محمد کاظم برلاس، (ترتیب و تدوین: ڈاکٹر شفیق انجم)۔ ناشر: الفتح پبلی کیشنز، ۲۹۲-اے، گلی ۵-اے، لین نمبر ۵، گل ریز ہاؤسنگ سکیم-۲، راولپنڈی۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۱۶۰ روپے۔

سیر دریا اُردو کے ابتدائی اور قدیم سفرناموں میں سے ایک ہے۔ مصنف مرزا محمد کاظم برلاس ۱۸۹۷ء میں ہندستان سے سری لنکا گئے تھے اور واپسی پر اپنے تاثرات و مشاہدات کو زیرِنظر سفرنامے کی شکل میں پیش کیا۔ اگرچہ سیر دریا کے بعض حصوں پر اُردو داستانوں کا اثر محسوس ہوتا ہے، تاہم اس کی نثر کا مجموعی مزاج اور رنگ و آہنگ دورِ سرسیّد کا ہے۔

مرزا برلاس متعدد کتابوں کے مصنف تھے جن کی تفصیل زیرِنظر سفرنامے کے مرتب ڈاکٹر شفیق انجم نے اپنے مقدمے میں دی ہے۔ رودادِ سفر کا اسلوبِ تحریر بیانیہ ہے۔

مصنف نے اختصار کے ساتھ سری لنکا جزیرے کا جامع تعارف کرایا ہے جس میں لنکا کی تاریخ، جغرافیہ، شہروں اور بستیوں (کولمبو، کنڈی، گالے، رتنا پور)، باشندوں اور قوموں (تامل، چولی، جنگلی، ڈچ وغیرہ)، زرعی پیداوار (چائے، کافی، چاول، ناریل، صندل، نارجیل وغیرہ) اور جانوروں (ہاتھی، 'بھگرا' نامی شیر سے چھوٹا جانور، ریچھ، کنڈی وغیرہ) کا تعارف شامل ہے۔

سری لنکا سے اس زمانے میں ہاتھی بھی برآمد کیے جاتے تھے۔ مصنف نے تفصیل سے بتایا ہے کہ انھیں کیسے پکڑا یا ان کا 'شکار' کیا جاتا تھا۔ اسی طرح سمندر سے موتیوں اور سیپیوں کے نکالنے کا احوال بھی لکھا ہے (ص ۵۸ تا ۶۵)۔ واپسی پر مرزا برلاس نے مالدیپ جزیرے پر مختصر قیام کیا۔ سفرنامے میں وہاں کے ایک اور قریبی جزیرے لکادیپ کے حالات بھی ملتے ہیں۔ بعض معلومات حیران کن ہیں، مثلاً لکھتے ہیں: ''مالدیپ کے متعلق تمام جزائر میں ایک قوم آباد ہے جس کی نسل عرب معلوم ہوتی ہے۔ مذہب ان کا اسلام ہے۔ تمام خلقت نماز گزار اور قرآن خواں ہے--- تمام معاملات قانونِ شرعِ محمدی کے مطابق فیصل ہوتے ہیں۔ اس کا حاکم مسلمان ہے اور اس کا لقب سلطان ہے۔ انگریزوں کا کوئی تصرف اس جگہ نہیں، تاہم معاملات قاضی کے حکم سے فیصلہ پاتے ہیں'' (ص ۸۳)۔ سرسید دور میں ہمارے بیش تر ادیبوں کا ذہن مصلحت یا مصالحت پسندی کا تھا، مگر مرزا کاظم برلاس نے حسبِ موقع ''لٹیروں اور دغابازوں'' (انگریزی حکومت) پر سخت تنقید کی ہے۔ ایک جگہ ہندستان کے انگریزی تعلیمی نظام کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''انسان کا بچہ خاصا

حیوان بن کر سکون سے نکلتا ہے۔ یہ اس تعلیم کا نتیجہ ہے کہ جس میں ادب اور اخلاق بالکل نہیں‘‘۔

ڈاکٹر شفیق انجم نمل یونی ورسٹی میں اُردو کے استاد ہیں۔ انھوں نے بڑی محنت و کاوش سے سیر دریا مرتب کی ہے۔ اس ’ترتیب‘ میں صحت و تدوینِ متن، تعلیقات، فرہنگ اور مفصل مقدمہ شامل ہیں۔ مرتب نے الفاظ و محاورات کے معنی کے ساتھ متعلقہ کتابِ لغت کا حوالہ بھی دے دیا ہے، کہیں کہیں اِملا میں اصولِ امالہ سے بے نیازی بھی کھٹکتی ہے۔

’’تعلیقات‘‘ میں اماکن و رجال، سری لنکا کی تاریخ اور جغرافیے سے متعلق بعض افراد، اماکن، عقائد، تہواروں اور زبانوں کی وضاحت ہے، مثلاً سیتاجی، بدھ مت، تامل، آدم کا پُل، گالے مُکتی وغیرہ۔ سیر دریا میں اشاریہ بھی شامل کیا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

جمہوریت اور اسلام، مغرب کا مقدمہ، مرزا محمد الیاس۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی۔ ملنے کا پتا: اکیڈمی بک سینٹر، ڈی-۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ صفحات: ۳۱۰۔ قیمت ۲۵۰ روپے۔

مغرب نے پوری دنیا میں اسلام کے خلاف ایک مہم چلا رکھی ہے۔ کتاب کے مصنف نے اس مہم کی بنیادوں کو نمایاں کرنے کے لیے مغرب کے چیدہ چیدہ دانش وروں کے استدلال کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ جہاد کے بارے میں اسلام کی تاریخ، تعلیمات، واقعات اور تازہ حالات کی گمراہ کن تشریح و تعبیر کا سلسلہ کیسے اور کن صورتوں میں جاری ہے۔ وہ مغربی سوچ کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں: ’’اسلام ایک تہذیبی قوت کے طور پر شکست کھا چکا ہے...... اور اس کی جگہ مغرب نے لے لی ہے، اور شکست خوردہ عناصر اسلام کے غلبے کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے تشدد کا استعمال کر رہے ہیں‘‘۔ (ص ۳۱)

مصنف نے بجا طور پر لکھا ہے کہ: ’’مغرب اسلام کا ایک خودساختہ تعارف پیش کرنے اور اس میں اپنے لیے ایک خطرہ کشید کرنے کے ساتھ ساتھ اس الزامی استدلال کو اسلامی قیادت کو نشانہ بنانے کے لیے بھی استعمال کر رہا ہے (ص ۳۷)۔ ’’مغرب ایک الزام متعین کرتا ہے، اس کی سماعت بھی خود کرتا ہے اور خود ہی منصف بن کر یہ فیصلہ دیتا ہے کہ اب اس کا انسداد ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اس کے تھنک ٹینک اس پر کام کرتے ہیں، مذہب کے بارے میں نئے مباحث